قومی اسمبلی میں

۱۸ر دسمبر ۷۶ء

اسلام نے عورت کو عزت دی یورپ نے اسے ذلیل کیا

قومی اسمبلی میں عورتوں کے حقوق پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریر

۱۸ر دسمبر کو قومی اسمبلی کے غیر سرکاری دن پر بیگم نسیم جہاں رکن اسمبلی نے خواتین کی حیثیت متعین کرنے کیلئے ایک کمیشن کے قیام سے متعلق اپنی قرارداد پیش کی محرکہ کی تقریر کا خلاصہ عورتوں کو حقوق کے نام سے آزادی کا مطالبہ کرنا تھا۔ اس طرح اسمبلی میں عورت کے معاشرہ میں مقام اور ترقی پسندی اور آزادی کی حسن و قبح زیر بحث آئی اس دن شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تقریر سب سے مفصل اور دلچسپ اور اعتدال پر مبنی قرار دی گئی حضرت مدظلہ نے اپنی تقریر میں کہا :

محترم سپیکر صاحب ! میں بیگم صاحبہ کی قرارداد پر مختصراً کچھ عرض کروں گا۔ اسلام نے عورتوں کو جو عزت دی ہے، کہیں اور اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ بھی زمانہ تھا کہ جب لڑکی پیدا ہو جاتی تھی تو یہ چیز شرمندگی اور ذلت کی بات سمجھی جاتی تھی۔ اس کا چہرہ شرم کے مارے سیاہ پڑ جاتا تھا۔ اسلام نے آکر ہمیں بتایا کہ جس کی لڑکی پیدا ہو یہ بھی اللہ کی نعمت ہے۔ اور اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور شکرانہ میں ایک دنبہ عقیقہ کرے۔ اس کے بعد بچی بہن بیٹی کا پالنا بھی عظیم اجر و ثواب کا عمل بتلایا گیا۔ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ جس نے دو بہنوں بیٹیوں کو اچھی طرح پالا تربیت دی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اس سے بڑھ کر فضیلت اور عزت کیا ہوگی۔ کسی قوم میں یہ نہ تھا کہ عورتوں کو وراثت دی جائے یہ اسلام ہی تھا جس نے باپ بھائی شوہر بیٹے کی میراث میں بھی عورت کو حقدار بنایا۔ اسلام نے زمین دولت جائداد، نقدی ہر اثاثہ میں اسے حصہ دیا لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو ایک حصہ۔ اور یہ بھی اس لئے کہ مردوں کی ذمہ داریاں بھی دوہری ہوتی ہیں۔ مرد پر دوہرا بوجھ ہے۔ بلوغ سے قبل اولاد کا نان و نفقہ والد کے ذمہ ہوتا ہے مگر لڑکی کے بارہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ بلوغ کے بعد بھی شادی تک لڑکیوں کا خرچ اخراجات والدین کے ذمہ ہے۔ لڑکوں کا بلوغ کے بعد نان و نفقہ کا کوئی حق نہیں، شادی ہو جانے کے بعد ایک تو مرد اسے مہر دیگا اس کے علاوہ نان و نفقہ سکونت بھی شوہر کا ذمہ ہے۔ خدا اور رسول کے بعد سب سے بڑا مہربان والد اور دادا ہوتا ہے۔ ان

دونوں نے اگر لڑکی کی نابالغی میں شادی کرادی تو وہ چونکہ بے حد مشفق ہیں اور بچی اپنا نفع نقصان نہیں سمجھ سکتی اس لئے یہ نکاح نافذ ہوگا پھر بھی بلوغ تک پہنچنے کے بعد فقہی تفصیلات ہیں۔ لیکن جب لڑکی بالغ ہوگئی تو باپ دادا بھی اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی نہیں کرا سکتا۔ وہ اپنی لڑکی سے پوچھے گا۔ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، کہا ہمارے اپنے نفس پر نکاح کا حق ہے یا نہیں۔ پھر فرمایا کہ میرے والد نے میرا نکاح مجھ سے پوچھے بغیر پڑھا دیا ہے۔ تو کیا ہمارے سے پوچھنے کا بھی حق تھا یا نہیں حضور اقدس نے فرمایا کہ نہیں تیری مرضی کے بغیر نکاح تیری مرضی پر موقوف ہے۔ اگر نافذ کراؤ تب بھی نہ چاہو تب بھی مرضی ہے۔ عورت نے کہا یا رسول اللہ مجھے اب والد ہی کا نکاح منظور ہے مجھے ان پر بدگمانی نہیں محض یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا ہمیں اپنے نفس پر اختیار نہیں اس سے معلوم ہوا کہ مرضی کو کتنا دخل ہے۔ الغرض نکاح کے بعد روٹی کپڑا مکان یہ سب کچھ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔ وہ روٹی کپڑا اپنی حیثیت کے مطابق دے گا۔ یہ نہیں کہ دس ہزار کمائے تو ساری دولت داشتاؤں پر خرچ کرے، بیوی بچوں کا پوچھے بھی نہیں۔ اگر استطاعت ہے تو پلاؤ مرغ کھلائے گا۔ نکاح کے بعد اس کا سکونتی گھر شوہر کے ذمہ لازم ہے۔ ملکیتی نہ ہو تو نہ ہو۔ پھر وہ بیوی گھر کی ملکہ ہے۔ شریعت کے مطابق اگر شوہر غنی ہے تو بچے کے دودھ کے لئے دایہ بھی مہیا کرے گا۔ اگر ماں نہ دینا چاہے تو دودھ پلانے والی لاکر اس کی تنخواہ شوہر برداشت کریگا۔

گھر کا کام کاج بھی بیوی پر لازم نہیں اگر اپنے تبرع اور احسان کے طور پر کرے تو بہتر ورنہ شوہر اگر استطاعت رکھتا ہے تو بیوی کے لئے گھریلو کام کیلئے ملازم رکھنے کا بھی پابند ہے۔ یہ سب اسلام کے احسانات ہیں اور ہر قسم کے حقوق اسلام نے عورتوں کو دیدئے۔

ہم نے یورپی تہذیب کی تقلید میں اور جہالت کی وجہ سے اسلام کو ہوّا سمجھ لیا ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ حقوق الگ چیز ہیں اور اس نام پر آزادی اور ترقی پسندی الگ چیز۔ اسلام عورتوں کو بے پردگی کی آزادی نہیں دیتا۔ یہ خطرات سے مقابلہ ہے۔

آپ دودھ، گوشت بلّی کے سامنے رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس میں دخل اندازی نہ کرے۔ اسلام عورت کو غنڈوں بدمعاشوں بلّوں اور کتّوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ اسے ہیرے اور جواہرات کیطرح حفاظت کی چیز سمجھتا ہے۔ آج ہم عورت کی تذلیل دیکھ رہے ہیں۔ مغربی تہذیب کی وجہ سے وہ شمع محفل بن گئی، ٹکے ٹکے کی چیزوں پر اسکی ننگی تصویر، صابن پر اسکی تصویر ہر چیز کے بیچنے کے لئے عورت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اخبارات میں اسکی عریاں اور بیہودہ تصویر چھپتی

ہے۔ ہر مرد کی نگاہِ ہوس اس پر پڑتی ہے۔ اور اسے یورپ نے کھلونا بنا دیا ہے۔ یہ ترقی نہیں تحقیر و تذلیل ہے۔ میں بیگم نسیم جہاں کی قرار داد پر گذارش کروں گا کہ بیشک عورتوں کی حیثیت کا کمیشن بنایا جائے حقوق طلب کئے جائیں مگر وہ حقوق جو اسلام کے دائرہ میں ہوں مخلوط تعلیم نے اور بازاروں میں گھومنے پھرنے سے عورت پر ظلم ہو رہا ہے۔ اسلام نے حج عبادت کے لئے بھی عورت کو بغیر محرم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی یہاں بیرونی دوروں اور تفریحات کو حقوق کا نام دیا جا رہا ہے۔ بہرحال میں اس قرارداد کے سلسلہ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ عورتوں کی ان تمام سرگرمیوں اور ترقیوں کو اسلام کے دائرہ میں لایا جائے جو اسلامی احکام کے خلاف ہیں۔